

۱۷
کیا شکر خدا کی حمد و ستائش کی
اور تو نبول جنت نشاۃ اولی
امید وہ عجیب باقوت و قانی

۱۸
یکے ذریعہ چو پایا در بیہوشی
اب ہوتے تھے فیض حضرت شہید
عجاوبی جاوید کجاو کی کہتا پیہ

۱۹
رو کر کہا باقوت کے بہترین بیانات
مان جابجی لوگو کا تو کیم کیستوں
بندہ جا بجا کی تھی کسی سیدانیوں کی
پر طرح کا بلکہ پر طرح کی آفات

۲۰
بانو کی اطاعت میں کہ کستہ سدا تھی
سجدا وہ اکبر پہ کینتہ پہ فدائی

۲۱
بے داغ رنڈے کا ترس ہے جگر پر
کو کہنا ہے تجھ سے بھلا خیر کے در پر

۲۲
اب ہنکڑی آہن کی ہے اور مات ہماری
کیا فائدہ جو قید ہو تم سات ہمارے

۲۳
کو کچھ نہیں تو لگاؤ تم تمام اور اصل
تو بھائی افسوس کی ہو وہ چوٹی کی
کتنی کہ سیدین ہی طائر ہیں
باقوت ایسے گریبا اتحاد میں

۲۴
سُن کی یہ سدا تھی کیسے تھی
عجیب کی ہو کہ وہ رنڈو کا
بوجا بھی بنا شکر تھی در تھارا
گر کہیوں مناسب تو کہو میری

۲۵
سنا تھی تمہیں بھی میں چھٹاؤں کی
شوہر تھارے کاشا دل نہ رہا
اور میری جی تو چھو تو شوہر نہیں
گھڑی رہی ہو کی جو میں دور میری

۲۶
سیدانیوں کے تہ میں جب لوٹ پڑی تھی
پردہ کی وہ بانو تو کیسے لاکھڑی تھی

۲۷
وارث نہیں اب پہ خدا جانے کیا ہو
اچھا تو ہے اس وقت میں تم ہوں اب ہو

۲۸
یہ تم نہ سمجھنا کہ جسدا کرتی ہے بانو
جو حق محبت سے ادا کرتی ہے بانو

۲۹
کھا سکا مارا کھٹیرے جو آثار
تہ شکر اچھی وقفہ سزا دار
اس خیمہ میں ہو وہ عجیب اطلاع
والد سو میری میں کی ہو وہ اعجاز

۳۰
انہا لوگوں کی نا بھی خیر از زمین ہوا
مظہوم کچھ خیر سے دوستی کھا
کیا جو بچاؤ نہ کیا اور باہر سے
کیا میں باقت کی ہو چھٹاؤں

۳۱
جی تو نہ ناچاروں میں کیسے ہو کر
رکوں تو میں کیوں سدا میں رکوں
خفت نہیں کہ میں ہوں رکوں میں
نقد سیرا لیا ہوں کیوں نہ نہیں

۳۲
عزت بھولنا ہم ہر مان اسکو میں دونگا
بروضوف ردا غیب رکھو شوہر کی لونگا

۳۳
آفت ہر مصیبت ہے امیری ہی ملا ہے
تم چھوڑ دو اب ہلو مارا بھی خدا ہے

۳۴
اس وقت مصیبت میں تباہی میں حرم میں
بروقت ملاقات ہی تم ہی ہم میں

۱۰۰
 کچھ تو صورت مری تو نہ پتو
 بیواری با عروج کی اسیری نہ پتو
 تم جاؤ اور جو عجبی سے کھنڈے کو پتو
 اس کیس و دخل کو کم گو رویت پتو

۱۰۱
 کہ رات کی بیوی مری مری کی
 بڑا سا ادا جو تیری زمین کی عجبی
 کسلج بس سگایے چین کا تھکایا
 بابا بیسو تو کھنچ کھنچ رات کو پتو

۱۰۲
 عجب اس کو آسٹن ہوتا تو نکالی
 ساخا کچھ مشکل ہو جی تو نہ پتو
 اب اپنی زبان پر کبھی بات نہ لانا
 وراور عجب اس کو کبھی جانا

یاسی پیکے بیلاؤ لی میری نہ سیکھی
 گھر کی سوسے طمانچہ نسائی میری نہ سیکھی

بھیجو جو سمجھیں شہر مدینہ کی طرف کو
 لہجائیو اس تخت دل شاہ جہاں کو

چادر چھو کر دن بند ہو یا قید جفا ہو
 ممکن نہیں لو تندی جو کبھی تشریح ہو

۱۰۳
 کبھی تو کچھ کچھ کہتا ہے کون تعاری
 کبھی تو کچھ کچھ کہتا ہے کون تعاری
 کبھی تو کچھ کچھ کہتا ہے کون تعاری
 کبھی تو کچھ کچھ کہتا ہے کون تعاری

۱۰۴
 بیاگری با تو کون عجبی کا دل
 بولا کچھ چچہ ہم سمجھیں چھوڑ گئی تو نہ پتو
 یہ جانیں جہاں جانیں ہمیں کون
 مان اپنی ہو مقلد ہاری نہیں مقلد

۱۰۵
 قرآن کی فقیر کو اب کبھی نہ پتو
 فقیر کبھی نہیں شکر مری اور عجبی
 فقیر فقیر کو کبھی کبھی پتو پتو
 تھانہ نظر توں محبت کلمہ شکر پتو پتو

بیٹی نہ سمجھنا نہ غریب زانی سمجھنا
 بس باب کی بیٹی کو نیز اپنی سمجھنا

مان وگما خاموش میں شکر آئی ہوں پتو
 کو نہ رو چھی کو میں کہان جانی ہوں پتو

کیا مگر نہانی میں کہوں شکر شقی کا
 پہلے اس سے پڑسا دیا عجب اس علی کا

۱۰۶
 اشق تو کون تھی نہ اپنی تو نہ پتو
 اک چھوٹا سا مقدر تو نہ پتو
 موقع تو سفارش کا دین کھنڈے پتو
 عجبی تو عجبی کو اسیری سے چھو پتو

۱۰۷
 پتو پتو کبھی با تو تو کس کے قدم پر
 اور کس کے قدم پر کبھی پتو
 گمراہی ہوئی تھی اتنی اتنی پتو
 ارشاد مری میں یہ تو کیوں پتو

۱۰۸
 بلکہ اور عجبی تو نہ پتو
 سقائی عجبی کی اور نہ عیبس مو پتو
 عجب اس کو تو خیر مری بات نہ پتو
 عجبی تو عجب اس کو اور نہ پتو

جو ہو سکر اس انہو سے لیکھو عجبی
 زندان ہنر نہ عیب کو چھوڑا عجبی

مجھسی نہ کوئی اہل وفا ہو گی اونڈی
 ان قدموں سے اب مری کو چھوڑا عجبی

اب لوئیگے ہم عترت محبوب خدا کو
 تو چھوڑ دیا اب بانوئی شاہ شہدا کو

۱۹۱
 جس طرح چلب بہت عیب اس کا ہے
 وہ ان چیزیں سے بڑی ہے کہ کوئی بپا
 دیکھ دین اگر کسی عیب اس کا ہے
 یہ عیب جلا جاتا ہے جب تک کہ آ

۱۹۲
 ہاں تو بتا چھین اس کا ہے
 برفن نشان کہ ان فرزند ہی کا
 تفصیل سے بتا کر جو فرزند ہی کا
 یہ سب گری خاک پر عیب اس کا ہے

۱۹۳
 وہ باقی تو سرور مجھ پر وہ کمالی
 آباد ہوئی دولت اولاد ہی پائی
 جس کو بدولت ہوئی حاصل کیا ہی
 میں اس کو جو چھوڑا تھا کھڑا دو پائی

۱۹۴
 لادو مجھ جو تیرا شاہ ہو مہرم میں
 اب سب شہید کی گولی دم میں ہے

۱۹۵
 دل بہتا تھا تن کا پتہ تھا بچہ تو ہے
 کچھ بات نہ کہہ سکتی تھی غم سے کہ سب سے

۱۹۶
 یہ شرط ہی لاکھ صحبت میں گھون میں
 پھر حال خدائے جو بانو سو گھون میں

۱۹۷
 اب مجھ کو نظر ہے اس کیس کا ہمارا
 بیات اس لادو کو لکھو گری گری گری
 نہ لکھو گری نہ لکھو گری گری گری
 اس کا ہے نہ نہیں آؤ تو نہ نہ نہ نہ نہ

۱۹۸
 آئی یہ صدای غم اس کی آواز
 ہاں اس میں یہ وہ مری غم تو آواز
 شہید کے قاتل کی نہ تو بانو گرفتار
 بانو سے سیکھتے ہی نہ تو غم تو نہ نہ نہ نہ نہ

۱۹۹
 لکھو آؤں لکھو آؤں لکھو آؤں لکھو آؤں
 ایسی میں نہیں آؤں میں لکھو آؤں لکھو آؤں
 زینت آؤں لکھو آؤں میں لکھو آؤں لکھو آؤں
 بانو سے لکھو آؤں لکھو آؤں لکھو آؤں لکھو آؤں

۲۰۰
 بانو نہ کفن و سرسوزی نہ ہی کو
 برفن تو کر لاشہ عیب اس کا ہے

۲۰۱
 یہ تو نہ سمجھنا کہ علمدار زمین ہے
 واللہ میری روح سیکھتے کے تو زمین ہے

۲۰۲
 شوہر تو ہوا بانو کے شوہر پہ تصدق
 بیٹا اس لاش علی اکبر پہ تصدق ہے

۲۰۳
 یہ تو چہ عیب اس کا ہے سرور نہ نہ نہ
 لیکن عیب اس کا ہے سرور نہ نہ نہ
 سیکھو لاشہ کے برفن وہ لاشہ
 برفن تو شہید پہ وہ لاشہ لکھو آؤں

۲۰۴
 تب سے وہ بولی کہ جاؤ وہ بوجاں
 فیکہ تو تو گری گری گری گری گری
 جانا مجھ کو سہل ہواں جانا مجھ کو
 سن کھین ہواں آں مجھ کو لکھو آؤں

۲۰۵
 میں برفن کون نہ تو عیب اس کا ہے
 بیگلوں سے آؤں لکھو آؤں لکھو آؤں
 تو بستا ہے لاشہ شہید پہ لکھو آؤں
 سن کھو لکھو آؤں لکھو آؤں لکھو آؤں لکھو آؤں

۲۰۶
 رو او سکھو مزاج کوئی اب سو نہ سکھو گا
 سیکھنے کے لاشہ کوئی روز نہ سکھو گا

۲۰۷
 جنت میں بھی لاؤنگو گوارا نہیں ہوتا
 کچھ ہو زمین و نیا زمین جینا زمین ہوتا

۲۰۸
 سے سے مری مظلوم کی جہان میں ہوتا
 واللہ کہ یہ فاطمہ مشغول رہا ہے

۱۳۱۱
 کی فوج فرزند ملکہ امیر سواد
 زینب بین اوطاق بین ما کی پوتہ قرار
 مولانا سنان پر عجب اس عمار
 سو رک دوش نبوی نیر پیر سواد

پانی کو ترستا ہے یہاں کتبہ نبی کا
 دون فاتحہ شہرت پیرین عیاش غلام

۱۳۱۲
 راضی ہوں مجھ کو دین غلام
 یہاں تو چادر عیاش کو گام
 زینب عیاش کے لیے کو بیجا
 یہاں سے تھا بلا تو دینی نہ بجا

دی پانی سسکی نہ کو او سے بیاس بڑی
 بس فاتحہ عیاش اول اور کا ہی ہے

۱۳۱۳
 ہیں کہ شہیدان جو ہوا شہیدگار
 لشکر کو خاک ہو سکے پکارا وہ جبار
 بے لگ لیا از وہ فک فرزند
 پہاڑوں جلاو پیر عیاش اہل

پہلوٹ او بیخوف و خطر خیر دین سکو
 بویرہ کہ و پر وہ نشیدان عرب کو

۱۳۱۴
 پیوستی ہشت کوز خیمہ میں دریا
 پیدا نبیوں کو لوٹ لیا کھر کو جالیا

نیز کی انی مار کے عابد کو اٹھایا
 بن باپ کی جی کو ما نچو جی لگایا

زینب کا یہ علم تھا کہ پیر شوق ملی
 بالو کی یہ حالت تھی کہ غموش کلامی ملی

۱۳۱۵
 چنتی تھی اور باؤ نسی کو خال
 جانی تھی اور غم نہ شکر خوش قابل
 تبا کو اور غم چنی تھا کوئی بر افعال
 غمنا سسکی تھی ما نچو نسی کی لال

جھوڑ سوز اٹھ کر کے جدا ہوتی تھی بالو
 چھاتی کرتے جھوڑ تھا اور تھی تھی بالو

۱۳۱۶
 کہتی تھی نہ جھوڑا اسے پو کا جلاؤ
 سب گھر ہے پر آگ جہان جا بولگاؤ

کہتی تھی سسکی نہ کوئی بابا کو بلاؤ
 سسکی سسکی نہ کو کوئی نرسے لاؤ

گھر میں ہو لگی آگ بجھائے نہیں بابا
 دم میرا نکلتا ہے اور آتے نہیں بابا

۱۳۱۷
 جا رہی تھی متضغ جھنا اور سب اہل زبور
 اک چار گھڑی میں ہوا سب کھجیو حرم پر
 خاموش و بیجا اب کہ ہوا نیر میں مختصر
 پیر شہیدان سب نفس اسوی اہل بست

اللہ کرو صا و کرن شاہ شہیدان
 ہر دم مری امداد کرن شاہ شہیدان